وحید الدین خاں

اسلام اور جدید تعلیم یافتہ طبقہ

ایک روایتی قصہ ہے کہ کہیں ایک دیوار تھی۔ دیوار اتنی لمبی اور اونچی تھی کہ اس کے دوسری طرف کچھ دکھائی نہیں دیتا تھا۔ لوگوں نے طے کیا کہ کسی شخص کو اوپر چڑھایا جائے تاکہ وہ دیکھ کر بتائے کہ دیوار کے دوسری طرف کیا ہے۔ خاص اہتمام سے ایک بہت لمبی سیڑھی بنائی گئی اور ایک شخص کو دیوار کے اوپر چڑھایا گیا۔ جب آدمی دیوار کے اوپر پہنچا اور اس پوزیشن میں ہوگیا کہ دوسری طرف کا حال دیکھ کر نیچے والوں کو بتائے تو ایک عجیب واقعہ پیش آیا۔ دوسری طرف نگاہ پڑتے ہی اس نے یکایک زور سے قہقہہ لگایا اور چھلانگ لگا کر دیوار کے اُس پار کود پڑا۔

اب دوسرا آدمی چڑھایا گیا۔ مگر جب وہ اوپر پہنچا تو وہ بھی قہقہہ لگا کر دوسری طرف کُود پڑا۔ اسی طرح بہت سے لوگ چڑھائے گئے مگر جب سب کے سب قہقہہ لگا کر دیوار کے اس پار غائب ہو گئے اور دیوار کے دوسری طرف کا حال ادھر والوں کے لیے راز ہی بنا رہا۔

کچھ ایسا ہی حال آج کل ہمارے ان نوجوانوں کا ہے جو جدید تعلیم حاصل کرنے کے لیے مغربی طرز کی تعلیم گاہوں میں جاتے ہیں۔ یہ نوجوان امت مسلمہ کی امید بن کر جدید تعلیم کی طرف بڑھتے ہیں۔ امت بجا طور پر ان سے یہ توقع باندھے ہوئے رہتی ہے کہ وہ مغربی فنون کو سمجھ کر اسلام کی طرف سے ان کا جواب فراہم کریں گے، وہ جدید ملحدانہ افکار کے خلاف اسلام کے سپاہی بنیں گے۔

مگر ہوتا یہ ہے کہ جب وہ مغربی دنیا کو دیکھتے ہیں اور مغربی افکار سے آشنا ہوتے ہیں تو اس کے اتنے گرویدہ ہو جاتے ہیں کہ اس کا مقابلہ کرنے کے بجائے خود اس کی گود میں جا پڑتے ہیں۔

یہ تبدیلی یونی ورسٹیوں میں جانے کے بعد ہی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اگر خوش قسمتی سے ہمارا نوجوان یورپ اور امریکہ پہنچ گیا، تو اس کے بعد تو اس کا عالم ہی دوسرا ہو جاتا ہے اس کا حلیہ بدل جاتا ہے والدین نے اگر غلطی سے کسی مشرقی طرز کی خاتون سے شادی کردی تھی تو اب اس کو طلاق دے کر کوئی "میم صاحبہ" لا کر گھر کی رونق بڑھائی جاتی ہے۔ پھر یہی نہیں بلکہ اس سے آگے بڑھ کر وہ نماز روزہ کو فرسودہ چیز سمجھنے لگتا ہے، اس کے عقائد بدل جاتے ہیں۔ اسلام کو وہ دورِ جدید کے اعتبار سے نظر ثانی کرنے کے قابل سمجھنے لگتا ہے، غرض اسلام اور مسلمانوں کو وہ مکمل طور پر مغربی سانچہ میں ڈھالنے کا مبلغ بن جاتا ہے، وہ شخص جسے اسلام کا وکیل بننا چاہیے تھا وہ خود مغربی تہذیب کا وکیل بن کر اسلام پر حملہ کرنا شروع کر دیتا ہے۔

یہ ایک عجیب صورت حال ہے جس سے موجودہ زمانہ میں امت مسلمہ دوچار ہے۔ دیوارِ قہقہہ کا روایتی قصّہ تو محض افسانہ ہوگا۔ مگر آج ہم اسی نوعیت کی بلکہ اس سے زیادہ شدید نوعیت کی دوسری دیوار قہقہہ سے دوچار ہیں۔ ہمارے علماء نے مغربی طرز کی تعلیم کے خلاف جو شدید رویہ اختیار کیا، وہ بظاہر بڑا نامعقول معلوم ہوتا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہ اسی دردناک انجام کا ردِ عمل ہے مجھے یقین ہے کہ اگر ہمارے نوجوان مغربی تعلیم کے بعد بھی اپنے ایمان و اسلام کو بچائے رکھیں تو ہمارے علما ان کے خلاف اپنے سارے اعتراضات واپس لے لیں۔ اور اگر کہیں ایسا ہو جائے کہ جدید تعلیم کی دیوار پر چڑھنا ہمارے نوجوانوں کے لیے دیوار قہقہہ پر چڑھنا نہ ہو بلکہ وہ کوہ صفا کی بلندی پر چڑھنا ہو جہاں سے ہمارے پیغمبر نے دنیا کو حق کا پیغام دیا تھا تو ہمارے علماء جدید تعلیم کے مبلغ بن جائیں اور یورپ سے فراغت حاصل کر کے آنے والوں کا مذہبی اداروں میں استقبال کیا جائے۔

اس واقعہ کا سب سے زیادہ افسوسناک پہلو یہ ہے کہ مغربی تہذیب سے متاثر ہونے کی کوئی وجہ سطحیت کے سوا نہیں ہے۔ میں پورے اعتماد کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ اس قبیلہ میں کوئی ایسا

شخص موجود نہیں ہے جو اپنی مغربیت کی علمی، سائنسی، تاریخی یا مذہبی توجیہ پیش کر سکے۔ واحد چیز جس نے لوگوں کو مغرب کا فریفتہ بنا دیا ہے وہ ظاہر فریبی، سطحیت اور اتھلا پن ہے۔ اس کے سوا کوئی اور وجہ نہیں ہے جس کی بنا پر لوگ مغرب کی طرف بھاگے جا رہے ہوں۔

حال میں میری ایک پروفیسر صاحب سے گفتگو ہوئی۔ یہ ایم، اے ہیں اور جدید موضوعات کا کافی مطالعہ بھی ہے۔ انھوں نے کہا اس زمانے میں پرانے ڈھنگ کا اسلام نہیں چل سکتا۔ اسلام کو اگر باقی رہنا ہے تو اس کو جدید حالات کے لحاظ سے ڈھالنا پڑے گا۔

مَیں نے کہا۔ اس کی دلیل کیا ہے یعنی موجودہ زمانے میں وہ کون سے اسباب پیدا ہو گئے ہیں جن کی بنا پر یہ سوال اُٹھ رہا ہے کہ ہم اسلام پر نظر ثانی کریں۔ انھوں نے جواب میں کہا۔ بہت سے ہیں۔ مَیں نے کہا کوئی مثال دیجیے۔ انھوں نے پھر کہا ہزاروں ہیں۔ مَیں نے مزید زور دے کر کہا آپ کوئی ایک ہی مثال بتائیے تاکہ اس پر متعین شکل میں غور کیا جا سکے۔

اس اعلیٰ تعلیم یافتہ بزرگ نے جو مثال دی اس کو سُن کر آپ کو حیرت ہوگی۔ انھوں نے کہا مثال کے طور پر اس زمانہ میں لڑکے اور لڑکیاں چُست لباس پسند کرتے ہیں اور اس کا استعمال کثرت سے بڑھتا جا رہا ہے حالاں کہ روایتی اسلام اس کا مخالف ہے پھر اسلام کیسے موجودہ زمانے کا ساتھ دے گا۔

مَیں نے کہا اس مثال سے کچھ ثابت نہیں ہوتا۔ کیوں کہ یہ صرف ایک رواج کی مثال ہے۔ رواج غلط بھی ہو سکتا ہے اور بدلتا بھی رہتا ہے۔ البتہ اگر آپ کسی سائنٹیفک دریافت کی نشان دہی کر سکیں۔ جس کے بعد چست لباس پہننا ضروری ہو گیا ہو تو البتہ یہ ایک مسئلہ بن سکتا ہے۔ کیوں کہ اسلام پر نظر ثانی کی ضرورت حقیقتہً صرف اس وقت ثابت ہوگی جب آپ ایسی کوئی مثال دیں جس میں علمی دریافت کی بنا پر اسلام دورِ حاضر سے ٹکرا رہا ہو۔ آپ کو یہ سُن کر تعجب ہوگا کہ موصوف نے اس کی کوئی مثال نہیں دی۔ اور اپنی سابقہ مثال کی اہمیت پر اصرار کرتے رہے۔ بالآخر جب مَیں نے اس کا بے وزن ہونا واضح کر دیا تو انھوں نے کہا۔

"آپ منطقی دلائل سے مجھے خاموش کر سکتے ہیں مگر حالات تو اپنی جگہ باقی رہیں گے"۔

میں نے کہا کہ میں جانتا ہوں کہ میری اس دلیل سے حالات نہیں بدل جائیں گے۔ مگر حالات کا معاملہ بالکل مختلف ہے۔ آپ دعویٰ ایک بات کا کرتے ہیں اور دلیل باتوں کی دیتے ہیں۔ جب یہ کہا جاتا ہے کہ موجودہ زمانے میں اسلام پر نظر ثانی کی ضرورت ہے" تو علمی اعتبار سے اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ موجودہ زمانے میں کچھ ایسے انکشافات ہوئے ہیں جنھوں نے اسلام کی صداقت جزدی یا کلی طور پر مشتبہ کر دی ہے جیسے کوپرنیکس کے مشاہدہ نے ارسطو کے نظریات میں تبدیلی کی ضرورت پیدا کی یا آئن اسٹائن کی تحقیقات نے نیوٹن کے خیالات کو بدل دیا۔ میرا دعویٰ ہے کہ دور جدید نے اس مفہوم میں ہمارے لیے کوئی جذبہ پیدا نہیں کیا ہے۔ اگر آپ کے نزدیک ایسا کوئی مسئلہ ہمارے لیے پیدا ہوا ہے تو وہ آپ مجھے بتلائیں۔

دوسری صورت یہ ہے کہ عملی اعتبار سے اسلام کے لیے کوئی مسئلہ پیدا ہوا ہو۔ آپ کی دی ہوئی مثال اسی نوعیت کی ہے مگر اس طرح کی مثالوں سے ہمارے لیے جو مسئلہ پیدا ہوتا ہے وہ اسلام پر نظر ثانی کا نہیں۔ اس طرح کی مثالیں اس بات کی علامت ہیں کہ حالات کے اوپر اسلام کا کنٹرول ڈھیلا ہو گیا ہے۔ اس لیے ضرورت ہے اسلام کو دوبارہ اس پوزیشن میں لایا جائے کہ وہ حالات پر کنٹرول کر سکے میں نے کہا کہ اگر آپ کے گھر میں کوئی لڑکا خفا ہو کر توڑ پھوڑ کرنے لگے تو آپ کیا کریں گے۔ کیا اس کی بنا گھر کے اندر نظم و نسق کے اصول کو بدل دیں گے نہیں، بلکہ آپ لڑکے کو پکڑیں گے اور راہ راست پر لانے کی تدبیریں اختیار کریں گے۔

اس گفتگو سے اندازہ ہوتا ہے کہ مغرب پسندی کے پیچھے کسی طرح سطحیت کے سوا، اور کچھ نہیں۔ اگر ہمارے نوجوانوں کے اندر سے یہ سطحیت نکل جائے تو جدید تعلیم کے اندر سے ایک عظیم امکان برآمد ہو سکتا ہے۔ وہ یہ کہ مغربی تعلیم کو اسلام کی تقویت کا ذریعہ بنایا جائے۔ اس کے اندر فطرت کی دریافت سے جو قوتیں پیدا ہوتی ہیں ان کو حاصل کر کے اسلام کو قوت پہنچائی جائے۔ اس کے جو فکری فتنے اور علمی مغالطے ہیں، ان کو اسلام کی روشنی میں واضح کیا جائے اور مغرب کے مقابلہ میں اسلام کو ایک زیادہ بہتر تہذیب کی حیثیت سے پیش کیا جائے مغربی تعلیم کے ہتھیار سے ہم اسلام کو فتح مند بنا سکتے ہیں۔